Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

روز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۲ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ، ۳ ظہور ۱۳۵۱ ہش، ۳ اگست ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۷۶

ارشاد عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے

تم روح القدس کے وسیلہ سے اُن پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں

"نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو۔ کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اُسے معلوم نہیں۔ کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلاویں۔ اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھلائے گا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے تم روح القدس کے وسیلہ سے اُن پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں۔ اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اُسے پاؤ گے۔ تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے۔ وہ جو خود مُردار خوار ہے وہ کہاں سے تمہارے لئے پاک غذا لائے گا۔ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں دکھاوے گا۔ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو۔ جن کی روحیں آسمان کیطرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں جن کو خود تسلّی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلّی دے سکتے ہیں مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے۔ پہلے صدق و صفا ضروری ہے پھر بعد اس کے یہ سب کچھ تمہیں ملیگا۔ یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور روح القدس اب اُتر نہیں سکتا پہلے زمانوں میں ہی اُتر چکا۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر یک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اُترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ اُن میں داخل ہو۔ تم اُس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو جبکہ اُس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اُٹھ اور اُس کھڑکی کو کھول دے۔ تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا۔ جبکہ خدا نے دُنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت نہیں بہت ضرورت تھی وہ تم پر اُس نے بند کر دی ہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۲، ۲۳)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ ۳۱ ماہ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ رات حضور کو اسہال کی تکلیف ہوگئی جو شام تک رہی۔ اسہال کی وجہ سے ضعف رہا۔

یکم ظہور کی اطلاع ہے کہ طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی (مکان نمبر ۱۸ - رام گلی نمبر ۳ - لاہور) ۵ جولائی کو ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ کولہے کی ہڈی میں سخت چوٹ لگی نیز ٹخنہ اور پسلیوں میں بھی ضربات آئی ہیں۔ ان چوٹوں کی وجہ سے آپ دو قدم بھی نہیں چل سکتے۔ تکلیف کی وجہ سے طبیعت میں بے چینی بہت ہے۔ احباب جماعت دردمندانہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محترم شیخ شریف اللہ صاحب لائل پور کو ۲۸ ماہ وفا/جولائی بروز جمعہ بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد اسماعیل دبا گڑھی)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کا مقصد یہ بیان فرمایا ہے:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔"

اللہ تعالیٰ کے اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے اور اسکے جلد حصول کے لئے ہی ہمارے پیارے امام نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی بنیاد رکھی ہے۔ ہم سب پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اس فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ ٭

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳ ماہ ظہور ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درجۂ کمال میں تدبیر اور دُعا کا اجتماع

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا میں غلبۂ اسلام کی موجودہ جد و جہد کو جو خدائی فیصلہ اور اس کی تقدیرِ خاص کے بموجب آپ کی بعثت کے ساتھ شروع ہوئی ہے آدم اور شیطان کی آخری جنگ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے جس طرح آدم اوّل نے شیطان پر دُعا کے ذریعہ فتح پائی تھی اسی طرح اس آخری جنگ میں بھی آدم کو دُعا کے ذریعہ ہی شیطان پر فتح حاصل ہوگی جس کے نتیجہ میں اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آئے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"دُعا ایسی شئی ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اُس وقت سوائے دُعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پہ آدمؑ نے فتح بذریعہ دُعا پائی رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ o اور آخر بھی دجّال کے مارنے کے واسطے دُعا ہی رکھی ہے۔ گویا اوّل بھی دُعا اور آخر بھی دُعا ہی دُعا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۸)

اسی طرح آپؑ نے دُنیا سے عیسائیت کے استیصال اور اسلام کے غلبہ کی آسمانی سکیم کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"دُنیا کو علم نہیں ہے کہ آجکل عیسائی کیا کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی کس قدر ذرّیت کو انہوں نے برباد کیا ہے، کس قدر خاندان اُنکے ہاتھوں نالاں ہیں۔ گویا دُنیا کا نقشہ بالکل پلٹ گیا ہے۔ اب خدا کی غیرت نے نہ چاہا کہ اُس کی توحید اور جلال کی ہتک ہو اور اُس کے رسولؐ کی زیادہ بے عزّتی کی جاوے، اُس کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اپنے نور کو اب روشن کرے اور سچائی اور حق کا غلبہ ہو۔ سو اُس نے مجھے بھیجا اور اب میرے دل میں تحریک پیدا کی کہ مَیں ایک حجرہ بیت الدعا صرف دُعا کے واسطے مقرر کروں اور بذریعہ دُعا کے اس فساد پر غالب آؤں تاکہ اوّل آخر سے مطابق ہو جاوے اور جس طرح سے پہلے آدم کو دعا ہی کے ذریعہ سے شیطان پر فتح نصیب ہوئی تھی اب آخری آدم کے مقابل پر آخری شیطان پر بھی بذریعہ دُعا کے فتح ہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۸۹)

اسی طرح ایک اور موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادیانِ باطلہ کے بالمقابل اسلام کے فتحیاب ہونے اور دُنیا میں غالب آنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں سمجھتا ہوں کہ دُعا سے آخری فتح ہوگی۔ اور انبیاء علیہم السلام کا یہی طرز رہا ہے کہ جب دلائل اور حجج کام نہیں دیتے تو ان کا آخری حربہ دُعا ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ یعنی جب ایسا وقت آجاتا ہے کہ انبیاء و رُسل کی بات لوگ نہیں مانتے تو پھر دُعا کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُن کے مخالف اور متکبّر و سرکش آخر نامراد اور ناکام ہو جاتے ہیں۔

ایسا ہی مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰھُمْ جَمْعًا اس سے بھی مسیح موعود کی دعاؤں کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ نزول از آسمان کے یہی معنے ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اسے ردّ نہیں کر سکتا۔ آخری زمانہ میں شیطان کی ذرّیت بہت جمع ہو جائے گی کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود کی دُعائیں اس کو ہلاک کر دیں گی۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۲۴)

حضور علیہ السلام کے ان اور ان جیسے بعض دُوسرے ارشادات میں فی زمانہ ادیانِ باطلہ کے بالمقابل اسلام کے موعودہ غلبہ کے تعلق میں دُعا کی بنیادی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا یہ گیا ہے کہ اسلام کا یہ غلبہ دُعاؤں کے ذریعہ ہی رونما ہوگا اور مسیح موعود کی اتباع میں ان کے متبعین کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اسلام کے غلبہ کے لئے دُعائیں کرنے سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں۔ جب خدائی تقدیر کے بموجب فتح کا انحصار ہی دعاؤں پر ہے تو پھر ان کے لئے تو دُعاؤں سے غفلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ ان کا تو فرض یہ ہے کہ وہ اسلام کی فتح اور غلبہ کے لئے دن رات دُعاؤں میں لگے رہیں کیونکہ اگر وہ غفلت برتیں گے تو پھر لازماً فتح اور غلبہ کے وعدوں کا تعویق میں پڑنا لازمی ہوگا۔ دُعاؤں پر ہی انحصار سے بعض لوگوں کو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ جب فتح اور غلبہ کا دار و مدار دعاؤں پر ہے تو پھر تدبیر یعنی کوشش اور جد و جہد کی ضرورت نہیں، بس اتنا ہی کافی ہے کہ اسلام کی فتح اور غلبہ کے لئے دُعائیں کی جائیں۔ چونکہ ایسا گمان اسلام کی تعلیم کے منافی اور سراسر نقصان دہ ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تردید فرماتے ہوئے ساتھ ہی واضح فرمادیا اگرچہ آخری فتح دُعا کے ذریعہ ہی ہونی مقدر ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ تدبیر نہ کی جائے، بلکہ پوری تدبیر بھی ضروری ہے اور اس کے ساتھ دُعاؤں سے کام لینا اور دعا ہی کو کامیابی کا ذریعہ سمجھنا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اگرچہ فیصلہ دُعاؤں سے ہی ہونے والا ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔ نہیں، دلائل کا سلسلہ بھی برابر رکھنا چاہیئے اور قلم کو روکنا نہیں چاہیئے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے اولوالایدی والابصار کہا ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رکیں اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو لئے جاؤ اور جو جو باتیں تائید دین کے لئے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ۔ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۲۸)

پس اسلام کی فتح اور غلبہ کا دُعا کے ساتھ وابستہ ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم تدبیر، کوشش اور جد و جہد سے کنارہ کش ہو کر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے دُعائیں کرتے رہیں ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی سُنّت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے یکسر برخلاف ہے۔ اسلام کی رُو سے تدبیر اور دُعا دونوں کو کمال تک پہنچانا ضروری ہے درجۂ کمال میں تدبیر اور دُعا دونوں کا اتحاد و اجتماع ہی مومنوں کی حقیقی کامیابی کا ضامن ہوتا ہے۔ اگرچہ تدبیر بھی از حد ضروری ہے تاہم مومنوں کی کامیابی کا انحصار دُعا پر ہوتا ہے۔ اسلئے کہ ایک مومن تدبیر اپنی استعداد اور طاقت و ہمت اور وسائل کے مطابق کر سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ جب وہ اپنی سعی کوشش کر گزرتا ہے اور پھر کامیابی کے لئے خدا تعالےٰ کے حضور دُعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسکی تھوڑی یا بایں ہمہ مقدور بھر کوشش میں برکت ڈالکر اور اسکے عظیم الشان نتائج ظاہر فرما کر اسے کامیاب و کامران اور مظفر و منصور بنا دیتا ہے۔ اس لحاظ سے اسکی کامیابی اور اسکی فتح مقدور بھر کوشش کا نہیں بلکہ قبولیت دعا کا نتیجہ ہوتی ہے۔

اسی طرح شیطان کے ساتھ موجودہ زمانہ کی آخری جنگ میں آدم کی فتح دعاؤں کے ذریعہ ہی مقدر ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم کوشش اور جد و جہد میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ ہماری جد و جہد حصولِ مقصد کے اعتبار سے خواہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو لیکن ہو مقدور بھر یعنی طاقت اور استعداد کے مطابق درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی اور پھر ہم خدا تعالےٰ کے حضور کامیابی کے لئے دُعا کریں اور دُعا کو کمال تک پہنچاویں تو ہمارے ذریعہ اسلام کا دُنیا میں غالب آنا یقینی ہے اور یہ نتیجہ بہرحال بدرجۂ کمال کو پہنچی ہوئی دُعا کا ہوگا نہ کہ مقدور بھر کوشش ناتمام کا۔ اسی لئے اسلام نے تدبیر اور دُعا دونوں کو درجۂ کمال تک پہنچانے کی تعلیم دی ہے اور کامیابی کا ذریعہ صرف اور صرف دُعا کو قرار دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسمانی صفائی کی اہمیت

مکرم ملک محمد سلیم صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ

اسلام کی تعلیم میں ظاہری اور جسمانی صفائی کو خاص اہمیت حاصل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کے نزدیک روح اور جسم کا باہم قریبی اور گہرا تعلق ہے۔ روح اور جسم ایک دوسرے پر اپنے افعال و اعمال، تعلیم و تربیت اور ماحول کے لحاظ سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی حکمت کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِیْمَانِ

یعنی صفائی پاکیزگی اور طہارت تو ایمان کا ایک لازمی اور ضروری حصہ ہے۔

جسمانی صفائی کی اہمیت سمجھنے کے لئے پہلے جسم اور روح کے باہم تعلق کو جاننا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جسم کو روح کی ماں قرار دیا ہے اور فرمایا ہے۔

"دباؤں کی ایک زہریلی ہوا
کس قدر جلدی سے جسم میں اثر
کرکے پھر دل میں اثر کرتی ہے
...... غرض جسمانی صدمات
بھی عجیب نظارہ دکھاتے ہیں
جن سے ثابت ہوتا ہے کہ
روح اور جسم کا ایک ایسا تعلق
ہے کہ اس راز کو کھولنا انسان
کا کام نہیں۔ ... روح کی
ماں جسم ہی ہے"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۲)

جب یہ تسلیم کر لیا جائے کہ جسم ہماری روح کے لئے بمنزلہ ماں کے ہے تو یہ بات سمجھنی نہایت آسان ہو جاتی ہے کہ جسمانی صحت اور صفائی کا روح اور ذہن کی صفائی سے گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قانون کی سچائی کو ہم اس کے صحیفۂ فطرت میں بآسانی دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جب تک ہمارا جسم لباس اور ماحول صاف ستھرا اور پاکیزہ نہ ہو نماز میں سرور نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کے ذریعہ روحانی پاکیزگی کے حصول کے لئے وضو ضروری قرار دیا۔ اسی طرح قرآن مجید نے خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ۔ (مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو) فرما کر ماحول اور لباس کی پاکیزگی ضروری قرار دی

پھر اگر ہم میلے لباس میں ہوں یا کسی روز ہم غسل نہ کر سکیں۔ یا اپنے دانت برش یا مسواک سے صاف نہ کر سکیں۔ تو ہم اپنے اندر سستی، تھکاوٹ اور پژمردگی کی کیفیت محسوس کرتے ہیں۔ پس ظاہری صفائی، اخلاقی اور روحانی درستی اور خود جسمانی صحت کے لئے ازبس ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"شریعت اسلام نے جو نہایت درجہ پر ان صفائیوں کا تقید کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔

یعنی "ہر ایک پلیدی سے جدا رہ"

یہ احکام اسی لئے ہیں کہ تا انسان حفظانِ صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچا وے۔ عیسائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ یہ کیسے احکام ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آتے کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ تم غسل کرکے اپنے بدنوں کو پاک رکھو اور مسواک کرو۔ خلال کرو اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گھر کو بچاؤ اور بدبوؤں سے دور رہو اور مردار اور گندی چیزوں کو مت کھاؤ اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن نے اس زمانہ میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا اور وہ لوگ نہ صرف روحانی پہلو کے رو سے خطرناک حالت میں تھے بلکہ جسمانی پہلو کے رو سے بھی ان کی صحت نہایت خطرہ میں تھی۔ سو یہ خدا تعالیٰ کا اُن پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظانِ صحت کے قواعد مقرر فرمائے یہاں تک کہ یہ بھی فرما دیا کہ

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا۔

یعنی بے شک کھاؤ پیو مگر کھانے پینے میں بے جا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیت کی مت کرو۔ افسوس پادری اس بات کو نہیں جانتے کہ جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔ مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو جو ایک ادنیٰ صفائی کے درجہ پر ہے۔ تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے۔ اُن میں سے مُردار کی بو آئے گی۔ آخر دانت خراب ہو جائیں گے اور ان کا زہریلا اثر معدہ پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائے گا۔ خوب غور کرکے دیکھو کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ و ریشہ یا کوئی جز پھنسا رہ جاتا ہے اور اسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا۔ تو ایک رات بھی اگر رہ جائے تو سخت بدبو اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور ایسی بدبو آتی ہے جیسا کہ چوہا مرا ہوا ہوتا ہے ...... سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے۔ کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اس کے بدنتائج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں تو اس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہو جاتا ہے اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لا سکتے اور یا چند روز دُکھ اٹھا کر دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ بنی نوع کی خدمت کر سکیں اپنی جسمانی ناپاکیوں اور ترکِ قواعدِ حفظ صحت سے اوروں کے لئے وبالِ جان بن جاتے ہیں۔

(ایام الصلح صفحہ ۹۶-۹۵)

اسی کتاب کے صفحہ ۹۹ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

یعنی خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان کو بھی دوست رکھتا ہے جو جسمانی طہارت کے پابند رہتے ہیں۔ سو توابین کے لفظ سے خدا تعالیٰ نے باطنی طہارت اور پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی اور متطہرین کے لفظ سے ظاہری طہارت اور پاکیزگی کی ترغیب دی۔ ...... غرض بموجب وعدہ الٰہی کے محبت کے لفظ میں سے ایک خفیف اور ادنیٰ سے حصہ کا وارث وہ دشمن بھی اپنی دنیا کی زندگی میں ہو جاتا ہے۔ جو ظاہری پاکیزگی کے لئے کوشش کرتا ہے جیسا کہ تجربہ کی رُو سے یہ مشاہدہ بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور اپنی بدروؤں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اور اپنے کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں اور بدبو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں۔ وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچتے رہتے ہیں۔ پس گویا وہ اسی طرح پر يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ کے وعدہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ طہارت ظاہری کی پرواہ نہیں کرتے۔ آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں اور خطرناک بیماریاں ان کو آپکڑتی ہیں۔"

"گھروں میں خوب صفائی رکھنی چاہیئے کپڑوں کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیئے ... صفائی رکھنا سنت ہے قرآن شریف میں بھی لکھا ہے۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷۱)

قرآن کریم کی روشنی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسمانی صفائی۔ کپڑوں کی صفائی۔ گھروں کی صفائی رستوں اور ماحول کی صفائی اور مساجد کی صفائی وغیرہ پر اس قدر زور دیا ہے کہ ایک زمانہ میں صفائی مسلمان کی خاص علامت بن گئی تھی اور جب دریافت کیا جاتا تھا کہ صاف کون ہے تو جواب ملتا تھا مسلمان لیکن افسوس کہ اس زمانہ میں مسلمانوں نے صفائی کے اس معیار کو قائم نہیں رکھا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کے نوجوانوں کو صفائی سے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا

"عام طور پر ہماری جماعت کے دوستوں میں اور شاید باقی لوگوں میں بھی مُنہ کو صاف کرنے کی عادت نہیں پائی جاتی۔ حالانکہ دانتوں کی صفائی سے معدہ اچھا رہتا ہے اور معدہ کی مضبوطی سے انسانی صحت اچھی رہتی ہے یہ ایک نہایت ہی اہم چیز ہے مگر اس کی طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے حالانکہ یہ زندگی کے اہم ترین امور میں سے ہے صحت کا اس سے تعلق ہے سوشل تعلقات پر اس کا اثر پڑتا ہے اور مذہب بھی اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتا ہے"

(الفضل یکم اگست ۱۹۴۲ء)

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں صاف ستھرا اور صحت مند رہنے کی توفیق دے تا ہمارا بہت سا دینی اور وقت جو معمولی سستی اور بیماریوں کے چکر لگانے میں صرف ہوتا ہے وہ آئندہ اشاعت قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا میں بلند کرنے میں کام آسکے۔

تحریک جدید اور اُس کی اہمیت

مکرم محمد حمید الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ لاہور

دنیا میں انسانی نفوس کی تربیت و اصلاح کرنا۔ اور ان میں اخلاق فاضلہ کا پیدا کرنا ایک بڑا اہم کام ہے اور یہ ایک ایسا مقدس فرض ہے جس کے لئے ایک کامل اور پاکیزہ نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اس اہم مقصد کی تکمیل کے لئے اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئی تو اس نے اپنا ایک برگزیدہ انسان مبعوث فرمایا تا قرآن مجید کی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے۔ اور لوگوں میں ایمان اخلاص قربانی ایثار۔ اخوت۔ تقویٰ اور عزم و ثبات جیسے اخلاق فاضلہ پیدا کر کے ایک زبردست تغیر بپا کر دے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"زمین بگڑ گئی اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا۔ ہونٹوں پر اس کا ذکر ہے لیکن دل اس سے پھر گئے اس لئے خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ زمین مر گئی یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے گویا مر گئے۔ کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا اور گذشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے۔ سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین و نیا آسمان بنا دے"

(کشتی نوح صـ)

یہ عظیم الشان انقلاب جس کے ذریعے سے نفوس انسانی کی حالت کو کلی طور پر بدل ڈالنا ہے نہایت اہم امر ہے جس کی تکمیل کے لئے مناسب حال قربانیوں کی ضرورت ہے اسی لئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے "تحریک جدید" کی سکیم کو جاری فرمایا ہے جو ایک نہایت ہی بابرکت سکیم ہے اور اللہ تعالےٰ کی خاص تائید اور نصرت سے قائم کی گئی ہے چنانچہ حضور اس کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں اللہ تعالےٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں۔ کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا حقیر خادم ہوں۔ فقط میرے ہیں۔ مگر حکم اس کا ہے۔"

پھر حضور نے فرمایا:۔

"یہ تحریک کوئی معمولی امر نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے القا شدہ تحریک ہے دنیا میں قومیں زندہ رہنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ وہ اپنے مستقبل کو شاندار اور کامیاب بنانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں مگر انہیں اس کے لئے کوئی کامل رہنما نہیں ملا۔ وہ ایک مقصد کے حصول کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ مگر اس تک جانے کے لئے سیدھا راستہ انہیں نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس بارہ میں کوئی کشمکش نہیں ہے۔ مجوزہ سکیم پر پورے طور پر کاربند ہوں۔ اور اس کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے ان انعاموں کے جلد وارث بنیں جو اس نے اپنی جماعت کے لئے مقدر کر رکھے ہیں۔

پس تحریک جدید ایک ایسا نظام ہے۔ جس کی پابندی سے ہم اپنے مدعا کو حاصل کر سکتے ہیں اور اس کے حامل بن کر نہایت آسانی سے بسرعت تمام ہر ایک کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔

(فاروق تحریک جدید نمبر اپریل ۱۹۳۹ء)

نیز یہ بھی فرمایا:۔

"خدا تعالےٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا۔ کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہو گا اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالےٰ انہیں معاف نہیں کرے گا بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تھا۔ اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے۔ بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے۔ جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لیں"

آج اسلام ہم سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ آج ہمیں قربانیوں کے ایسے مواقع حاصل ہو رہے ہیں جو ہمارے بعد آنے والوں کو میسر نہیں آئیں گے۔ آئیے نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بھی تحریک جدید میں شامل کریں تاکہ اسلام کا پرچم ساری دنیا میں لہلہاتا ہوا ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

مکرم صوفی مولا بخش صاحب آف کنری (سندھ)

مکرم مولوی حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ۔ راولپنڈی

مکرم صوفی مولا بخش صاحب جماعت احمدیہ کنری سندھ کے ایک ممتاز ممبر اور مخلص احمدی تھے سالہا سال سے کنری میں رہائش پذیر تھے۔ کریانہ اور پنسار کی ملی جلی دکان ان کا ذریعہ معاش تھی۔ عرصہ دو تین ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا تھے۔ ماہ مئی کے شروع میں زیادہ بیمار ہو گئے جس کی وجہ سے انہیں لیاقت میڈیکل ہسپتال حیدرآباد میں داخل کر دیا گیا۔ جہاں مورخہ ۱۲/۵/۷۲ بروز جمعہ آپ مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی روز مرحوم کی میت کو کنری لایا گیا۔ چونکہ مرحوم موصی تھے اس وجہ سے انہیں امانتاً مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

بیعت کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں ڈگری ضلع تھرپارکر میں ایک احمدی بزرگ۔ مکرم حکیم سردار محمد صاحب مرحوم کے علاج کی خاطر گیا۔ دس پندرہ دن تک میں ان کا علاج کرتا رہا اور وہ مجھے تبلیغ کرتے رہے بالآخر ان کی تبلیغ سے میں نے احمدیت قبول کر لی۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد مرحوم نے بہت تبدیلی پیدا کی۔ نمازوں کے بہت پابند تھے پانچوں نمازیں مسجد کنری میں باجماعت ادا کرتے تھے۔ نمازوں کی پابندی کے علاوہ مرحوم امانت و دیانت میں بہت مشہور تھے۔ ان کا کاروبار گو زیادہ وسیع نہیں تھا تاہم اپنی دیانت کی وجہ سے کنری شہر میں اور قریب کے دیہات میں بہت ہر دلعزیز تھے اور یہی وجہ ہے کہ بعض مخالف سے مخالف لوگ بھی ان کی تجہیز و تکفین میں شامل ہوئے۔

مرحوم واقفین زندگی مبلغین اور مربیان کا بہت احترام کرتے تھے۔ مرکز سے جب بھی کوئی نمائندہ جاتا تو اسے ملکر بہت خوش ہوتے اور ان کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔

خلافت احمدیہ کے ساتھ بڑی پختگی کے ساتھ وابستہ تھے اور جب بھی کوئی نمائندہ مرکز سے کنری میں تشریف لاتا تو اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت کے متعلق دریافت کرتے اور پھر ربوہ کے شب و روز کے متعلق۔

خدمت خلق کا جذبہ بھی مرحوم میں بہت پایا جاتا تھا۔ نادار اور معذور لوگوں کا علاج بعض اوقات مفت بھی کر دیا کرتے تھے۔ آپ بہت دعا گو بزرگ تھے اپنے پنسار اسٹور میں حکمت کا کام بھی کرتے تھے اور مریضوں کو جب دوا دیتے تو ان کے لئے دعا بھی کرتے تھے۔

بہت حلیم طبع، سادہ بے ضرر اور حق گو انسان تھے۔ لوگوں کے ساتھ بڑی نرمی اور لطافت کے ساتھ پیش آتے

جماعت احمدیہ کنری میں سالہا سال تک بطور سیکرٹری ضیافت اور محصل کام کرتے رہے۔ خدام الاحمدیہ کے زعیم اور سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کی حیثیت میں بھی انہیں خدمت سلسلہ بجا لانے کا موقعہ ملا۔

وفات کے وقت محترم صوفی صاحب کی عمر تقریباً ۵۷ سال تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے پانچ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں اور ایک بیوہ چھوڑی ہے احباب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان میٹرک ۱۹۷۲ء نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

سائنس گروپ

۲۴۴۰۳	امۃ الکریم	۵۹۰	I
۲۴۴۰۴	امۃ الباسط	۵۸۵	I
۲۴۴۰۵	امۃ السمیع یاسمین	۶۲۶	I
۲۴۴۰۶	فاطمہ شریف	۶۳۳	I
۲۴۴۰۷	بشریٰ چوہدری	۶۴۵	I
۲۴۴۰۸	سعیدہ بیگم	۳۸۹	III
۲۴۴۰۹	ناہید نگہت	۶۲۸	I
۲۴۴۱۰	فرزانہ فرحت	۶۲۴	I
۲۴۴۱۱	امۃ الشکور	۶۱۴	I
۲۴۴۱۲	امۃ الرحمن	۳۹۳	III
۲۴۴۱۳	امۃ النصیر	۶۰۰	I
۲۴۴۱۴	امۃ الرشید	۵۶۵	I
۲۴۴۱۵	ناصرہ بشریٰ	۶۱۲	I
۲۴۴۱۶	امۃ الحکیم	۴۷۵	II
۲۴۴۱۷	بشارت مبین	۵۳۲	II
۲۴۴۱۸	شاہانہ ربی	۵۸۳	I
۲۴۴۱۹	مبینہ سلیمی	۶۱۷	I
۲۴۴۲۰	شیریں سلطانہ	۶۷۴	I
۲۴۴۲۱	کشور سلطانہ	۶۱۹	I
۲۴۴۲۲	امۃ النصیر	۶۰۹	I
۲۴۴۲۳	امۃ النور شگفتہ	۶۸۲	I سوم
۲۴۴۲۴	امۃ القدیر بشریٰ	۵۴۲	I
۲۴۴۲۵	کوثر تسنیم	۵۹۳	I
۲۴۴۲۶	طاہرہ نگہت	۴۹۴	II
۲۴۴۲۷	طاہرہ پروین	۶۱۳	I
۲۴۴۲۸	کرامت پروین	۵۷۴	I
۲۴۴۲۹	امۃ الکلثوم	۵۴۳	I
۲۴۴۳۰	صباحت تنویر	۵۴۱	I

آرٹس گروپ

۲۹۰۸۴	بشریٰ طاہرہ	۵۴۰	I
۲۹۰۸۵	ناصرہ بیگم	۵۹۷	I
۲۹۰۸۶	امۃ اللطیف	۵۱۹	II
۲۹۰۸۷	پروین اختر	۶۰۱	I
۲۹۰۸۸	میمونہ	۴۸۴	II
۲۹۰۸۹	راشدہ فرحت	۴۶۷	II
۲۹۰۹۰	شمیم اختر	۴۸۵	II
۲۹۰۹۱	بشریٰ کمپارٹمنٹ		
۲۹۰۹۲	عذرا	۵۲۶	II
۲۹۰۹۳	مبارکہ فردوس	۵۸۴	I
۲۹۰۹۴	رشادہ بشریٰ	۵۲۲	II
۲۹۰۹۵	شائستہ تحسین	۶۰۱	I
۲۹۰۹۶	نسیم خانم	۵۹۲	I

۲۹۰۹۷	صفیہ بیگم	۵۰۱	I
۲۹۰۹۸	امۃ القدیر	۶۱۱	I
۲۹۰۹۹	زاہدہ بشریٰ	۵۶۱	I
۲۹۱۰۰	نصیرہ نسیم	۶۶۱	I
۲۹۱۰۱	تقیہ بشریٰ	۵۹۶	I
۲۹۱۰۲	امۃ النعیم طاہرہ	۵۸۸	I
۲۹۱۰۳	جمیلہ بیگم	۵۶۴	I
۲۹۱۰۴	ناہید صبوحی	۶۶۳	I
۲۹۱۰۵	طاہرہ منصورہ	۵۳۱	II
۲۹۱۰۶	امۃ القدوس طلعت	۶۳۳	I
۲۹۱۰۷	عابدہ شاہین	۵۲۹	II
۲۹۱۰۸	عائشہ صدیقہ	۵۸۹	I
۲۹۱۰۹	بشریٰ بی بی	۵۴۰	I
۲۹۱۱۰	خالدہ پروین	۷۰۶	I اوّل
۲۹۱۱۱	امۃ الشافی زاہدہ	۵۱۹	II
۲۹۱۱۲	امۃ الباسط	۵۱۹	I
۲۹۱۱۳	سلیمہ طاہرہ	۶۱۳	I
۲۹۱۱۴	افتخار النساء	۶۵۰	I
۲۹۱۱۵	تسنیم کوثر	۴۸۴	II
۲۹۱۱۶	شاہینہ بیگم	۴۸۲	II
۲۹۱۱۷	شاہدہ پروین	۴۹۰	II
۲۹۱۱۸	منصورہ پروین	۵۸۸	I
۲۹۱۱۹	صالحہ غوری	۶۸۸	I دوم
۲۹۱۲۰	طاہرہ مبارکہ	۶۲۷	I
۲۹۱۲۱	مستبشرہ	۶۷۲	I
۲۹۱۲۲	امۃ المتین	۵۵۵	I
۲۹۱۲۳	نسرین اختر	۴۹۹	II
۲۹۱۲۴	رفیقہ ظہیر	۴۳۸	II
۲۹۱۲۵	فرزانہ	۵۷۷	I
۲۹۱۲۶	امۃ السبحان صبیحہ	۴۲۵	II
۲۹۱۲۷	نعیمہ صادقہ	۴۲۵	II
۲۹۱۲۸	بلقیس اختر	۵۶۰	I
۲۹۱۲۹	بشریٰ عصمت	۶۲۸	I
۲۹۱۳۰	عائشہ پروین	۶۰۰	I
۲۹۱۳۱	امۃ المنان قدسیہ	کمپارٹمنٹ	
۲۹۱۳۲	راشدہ شاہین	۴۶۳	II
۲۹۱۳۳	امۃ الباسط	۴۳۷	II
۲۹۱۳۴	شاہدہ نسیم	۴۹۹	II
۲۹۱۳۵	امۃ المتین	۵۹۵	I
۲۹۱۳۶	ناصرہ بیگم	M.L	
۲۹۱۳۷	یاسمین	۶۴۸	I
۲۹۱۳۸	فوزیہ بشیر	۶۰۸	I
۲۹۱۳۹	بی بی مبارکہ	۴۹۱	II
۲۹۱۴۰	طاہرہ تبشیر	۴۷۱	II
۲۹۱۴۱	بشریٰ بیگم	۴۸۹	II
۲۹۱۴۲	امۃ الکلثوم	۵۹۲	I
۲۹۱۴۳	امۃ الکافی	۶۴۷	I
۲۹۱۴۴	نسیم اختر	۵۴۸	I
۲۹۱۴۵	آنسہ شاہین	۵۱۵	II
۲۹۱۴۶	زبیدہ بیگم	۵۰۴	II
۲۹۱۴۷	رضیہ سلطانہ	۵۱۹	II
۲۹۱۴۸	ساجدہ صبیحہ	۴۵۴	II
۲۹۱۴۹	امۃ العلیم	۵۵۵	I
۲۹۱۵۰	نصرت آرا	۵۴۰	I
۲۹۱۵۱	بشریٰ نسرین	۵۳۳	II
۲۹۱۵۲	سلیمہ بی بی	۵۳۰	II
۲۹۱۵۳	عذرا انور	۵۳۰	II
۲۹۱۵۴	صادقہ بیگم	کمپارٹمنٹ	
۲۹۱۵۵	جمیلہ بیگم	۴۸۹	II
۲۹۱۵۶	بشریٰ تنویر	۵۹۵	I
۲۹۱۵۷	نسیم اختر	۶۰۸	I
۲۹۱۵۸	انجم روفی	۶۱۱	I
۲۹۱۵۹	بشریٰ ربانی	۶۲۸	I
۲۹۱۶۰	نصرت جہاں	۶۷۵	I
۲۹۱۶۱	ناصرہ تسنیم	۶۳۲	I
۲۹۱۶۲	امۃ القیوم	کمپارٹمنٹ	
۲۹۱۶۳	زبیدہ خانم	۵۵۲	I
۲۹۱۶۴	النور سلطانہ	۵۱۰	II
۲۹۱۶۵	امۃ الرزاق	۶۲۹	I
۲۹۱۶۶	عذرا پروین	۵۲۳	II
۲۹۱۶۷	امینہ بیگم	۵۶۶	I
۲۹۱۶۸	سلمیٰ بیگم	۵۵۳	I
۲۹۱۶۹	بشریٰ نسرین	۴۷۰	II
۲۹۱۷۰	بشریٰ بیگم	۵۴۳	I
۲۹۱۷۱	کوثر پروین	۴۵۴	II
۲۹۱۷۲	بشریٰ تنویر	۵۴۴	I
۲۹۱۷۳	ثمینہ نصرت	۵۰۳	II
۲۹۱۷۴	اسماء آنسہ	۵۶۱	I
۲۹۱۷۵	بشریٰ اقبال	۶۶۳	I
۲۹۱۷۶	روبینہ شاہین	۵۳۱	II
۲۹۱۷۷	امۃ البصیر اختر	۵۵۲	I
۲۹۱۷۸	امۃ الحفیظ	۴۶۲	II
۲۹۱۷۹	پروین اختر	۴۷۰	II
۲۹۱۸۰	ثمینہ پروین	۵۷۲	I
۲۹۱۸۱	منصورہ ریحانہ	۵۷۵	I
۲۹۱۸۲	مستنصرہ	۵۴۰	I
۲۹۱۸۳	شمیم قریشی	۵۷۲	I
۲۹۱۸۴	مسرت النساء	۴۵۴	II
۲۹۱۸۵	طلعت ناہید	۴۹۱	I
۲۹۱۸۶	نسرین ملک	۴۸۳	II
۲۹۱۸۷	راشدہ فرحت	۵۵۱	I

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے موجودہ دنیا کی کایا پلٹنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے

تمہارا طور اور طریق اس وقت خدا تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہو سکتا ہے جبکہ تم دنیا میں ایک خدا نما وجود بنو

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"میں جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کے سپرد ایسے کام کئے گئے ہیں جو دنیا میں عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنے والے ہیں۔ موجودہ دنیا کی کایا پلٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کی وہ عمارت جو تمہیں اس وقت دکھائی دے رہی ہے اس کی صفائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے اس کی لپائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کے پوچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس پر رنگ و روغن کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کا پلستر بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی چھت پر مٹی ڈالنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے اس کی کانسوں کو درست کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے اس کے ٹوٹے ہوئے فرش کو بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا کامل نمونہ پیش کرکے توڑ دو اس تہذیب و تمدن کی عمارت کو جو اس وقت دنیا میں اسلام کے خلاف کھڑی ہے ٹکڑے ٹکڑے کر دو اس قلعہ کو جو شیطان نے اس دنیا میں بنایا ہے۔ اسے زمین کے ساتھ لگا دو۔ بلکہ اس کی بنیادیں تک اکھیڑ کر پھینک دو اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کرو جس کا نقشہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دیا ہے۔ یہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا اور اس کام کی اہمیت بیان کرنے کے لئے کسی لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت نہیں ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ دنیا کے جس گوشہ میں ہم جائیں۔ دنیا کی جس گلی میں سے ہم گزریں دنیا کے جس گاؤں میں ہم اپنا قدم رکھیں وہاں ہمیں جو کچھ اسلام کے خلاف نظر آتا ہے اپنے نیک نمونہ سے اسے مٹا کر اس کی جگہ ایک ایسی عمارت بنانا جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق ہو۔ ہمارا کام ہے۔ پس تم سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا چلن اور تمہارا طور اور تمہارا طریق اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کو پورا کرنے والا ہو سکتا ہے اسی وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء کو پورا کرنے والا ہو سکتا ہے اسی وقت زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کے منشاء کو پورا کرنے والا ہو سکتا ہے جبکہ تم دنیا میں ایک خدا نما وجود بنو اور اسلام کی اشاعت کے لئے کفر کی ہر طاقت سے ٹکر لینے کے لئے تیار رہو۔ یہ نہیں کہ دنیا تم کو اپنا سمجھتی ہو اور تم اس کو اپنا سمجھتے ہو۔ بے شک انسان بحیثیت انسان ہونے کے تمہارا محبوب ہونا چاہیئے کیونکہ اس کی اصلاح کے لئے تمہیں کھڑا کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں انسان بحیثیت انسان ہونے کے تمہارا محبوب ہونا چاہیئے کیونکہ اس کی درستی اور اصلاح کے لئے تم کھڑے کئے گئے ہو وہاں اس کے خلاف اسلام کردار سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ تم اس کے پیچھے چلنے کے لئے نہیں اسے اپنے پیچھے چلانے کے لئے کھڑے کئے گئے ہو اگر تم ایسا نہیں کرتے اگر تم اسی کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہو اگر تم لوگوں کے ناجائز افعال کی اصلاح سے غافل رہتے ہو تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہارے اندر منافقت کی رگ پائی جاتی ہے اور تم اپنے فرائض کی بجا آوری سے غافل ہو۔"

(مشعل راہ ص ۲۸۰-۲۸۱)

درخواست دعا

میرا لڑکا سید نصیر احمد شاہ منیجر نیشنل بنک چنیوٹ پندرہ بیس دن سے بیمار ہے۔ مثانہ میں پتھری ہے جو پیشاب کی نالی میں پھنسی ہوئی ہے علاج کے لئے آج لاہور گیا ہے۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید بشیر احمد شاہ منیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ)

۲۔ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ محمد رفیع صاحب مکینک AMO قائد آباد بعارضہ دل بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایک احمدی بچی کی شاندار کامیابی

میری چھوٹی بہن عزیزہ نبیلہ داؤد بنت مکرم داؤد احمد صاحب بٹ گلبرگ لاہور نے ۷۴۰ نمبر لے کر میٹرک کے امتحان میں اپنے سکول سنڈل ماڈل گرلز ہائی سکول گلبرگ لاہور میں اوّل اور لاہور بورڈ میں ساتویں پوزیشن حاصل کی بزرگوں اور عزیزوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیزہ کی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اس کی صحت اور عمر میں برکت دے اور اسے خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

(صبیحہ اہلیہ چوہدری نفیس احمد صاحب ورکل آفس نیشنل بنک آف پاکستان لاہور)

اعلان

جامعہ مسجد اقصیٰ ربوہ کے لئے چار خدام کی ضرورت ہے جو بطور خادم مسجد کام کریں گے۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں صدر جماعت یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ ۵؍اگست تک نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوا دیں۔

تنخواہ ۸۵-۱/۷۵-۱-۶۵ کے گریڈ میں دی جائے گی۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات

مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات حسب دستور سابق ذیل ... انشاء اللہ العزیز ۲۷؍اگست کو منعقد ہوں گے۔ عہدیداران مجالس خدام ... اس طرف فوری توجہ دیں۔ اندر جس تعداد میں مختلف امتحانوں کے پرچوں کی ضرورت ہے اس سے فوری مطلع کر دیں تاکہ آپ کو مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچے بھجوا دیئے جائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نتیجہ میٹرک نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

(بقیہ صفحہ پانچ)

۲۹۱۸۸	امۃ الجمیل	۵۱۳	II
۲۹۱۸۹	ہمشیرہ پروین	۵۰۵	II
۲۹۱۹۰	نیلوفر	۵۴۹	I
۲۹۱۹۱	امۃ القدوس	۴۸۰	II
۲۹۱۹۲	امۃ الرحمن فرحت	۴۶۹	II
۲۹۱۹۳	امۃ الرحمن	۵۷۲	I
۲۹۱۹۴	ادیبہ نذیر	۵۰۹	II
۲۹۱۹۵	بشریٰ نذیر	۵۷۳	I
۲۹۱۹۶	نسرین اختر	۶۰۵	I
۲۹۱۹۷	نصرت جہاں بیگم	۵۴۶	I
۲۹۱۹۸	فہمیدہ بیگم	۵۶۶	I
۲۹۱۹۹	زاہدہ پروین	۵۴۶	I
۲۹۲۰۰	امۃ الرقیب	۵۱۲	II
۲۹۲۰۱	منظور مبارکہ	۵۲۰	II
۲۹۱۰۲	عذرا پروین	۶۱۵	I
۲۹۲۰۳	ساجدہ پروین	۴۶۳	II
۲۹۲۰۴	سلیم اختر	۵۹۷	I
۲۹۲۰۵	شہناز کوثر	۵۴۷	I
۲۹۲۰۶	شہناز اختر	۵۶۳	I
۲۹۲۰۷	نسیم اختر	۵۱۷	II
۲۹۲۰۸	صالحہ کوثر	۴۹۴	II
۲۹۲۰۹	مومن منیرہ	۴۵۰	II

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴